پروفیسر ثناء اللہ مجاہد

عہدِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں قلتِ کتابت کے وجوہ

تدوینِ حدیث

اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مذہب کے نام پر من مانیاں کرنے والا ایک طبقہ بڑی شدّ و مد سے یہ پروپیگنڈہ کرنے میں مصروف ہے کہ حدیث کی تدوین کا کام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے نوے سال بعد شروع ہوا۔

یہ کہنا کہ حدیث کی تدوین کا کام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے نوے برس بعد شروع ہوا۔ اور اس درمیانی عرصے میں زبانی روایتوں پہ مدار رہا، حقائق کا منہ چڑانے کے مترادف ہے۔ حدیث اور تاریخ کی معتبر کتابوں سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام احادیث کو ضبط تحریر میں لاتے تھے۔ محض حافظے پر ہی اعتبار نہیں کرتے تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ ہی میں بہت سے صحابہ نے احادیث کے مجموعے قلمبند کئے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف لوگوں کے لئے احادیث قلمبند کروائیں، اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں قلت کتابت کی وجوہات

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں حدیث کی تدوین اس طرح باضابطہ نہیں ہوئی جس طرح قرآن مجید باضابطہ مدون ہوا اس کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

۱۔ عربوں کا اپنے حافظہ پر ناز عرب بلا کے ذہین تھے اور انھوں نے غضب کا حافظہ پایا تھا

ایک شخص کو ہزاروں اشعار یاد تھے۔ گھوڑوں، تلواروں وغیرہ تک کے شجرے ان کو حفظ یاد تھے، ان کی عورتیں اور لونڈیاں تک شاعرہ تھیں اور ہزاروں اشعار ان کو زبانی ازبر تھے ان حالات میں لکھنے کے فن سے وہ ناآشنا رہے اور محض اپنے حافظے پر ہی اعتماد کرتے رہے جس کی وجہ سے انھوں نے لکھنے کی طرف کم توجہ دی۔

۲۔ کتابت سے نفرت ظہور اسلام سے قبل عرب میں فن کتابت جاننے والے لوگ انگلیوں پر گنے جاسکتے تھے اس کی وجہ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ عرب اپنے حافظے پر اعتماد کرتے تھے اور لکھنے کو بُرا سمجھتے تھے مولانا مناظر احسن گیلانی نے "تدوین حدیث" میں عرب شعراء کے چند اشعار نقل کئے ہیں جو قارئین کی دلچسپی کے لئے یہاں نقل کئے جاتے ہیں جن سے عربوں کی کتابت سے نفرت کا اظہار ہوتا ہے ایک شاعر کہتا ہے

لیس بعلم ماحوی القمطر

ما العلم الا ما حوی الصدرا

(ترجمہ) علم وہ نہیں جو کتابوں میں درج ہے بلکہ علم وہ ہے جو سینے میں محفوظ ہو۔

دوسرا شاعر کہتا ہے

استودع العلم قرطاسا نضیعة

وبئس مستودع العلم القراطیس

(ترجمہ) جس نے اپنے علم کو کاغذ کے سپرد کیا اس نے اسے ضائع کیا۔ علم کے بدترین مدفن کاغذ ہیں۔

ایک اور شاعر کا کہنا ہے

علمی معی حیث ما یممت احمله

بطنی وعاء له لا بطن صندوق

(ترجمہ) میرا علم میرے ساتھ ہے جہاں میں جاتا ہوں اٹھائے لئے جاتا ہوں۔ میرا باطن علم کا محافظ ہے نہ کہ شکم صندوق۔

ان کنت فی البیت کان العلم فیه معی

اذا کنت فی السوق کان العلم فی السوق

(ترجمہ) اگر میں گھر میں رہتا ہوں تو علم میرے ساتھ رہتا ہے جب بازار میں ہوتا ہوں تو میرا علم بھی بازار میں ہوتا ہے۔

اسی طرح عرب کے بدو مذاقاً کہا کرتے تھے کہ دل میں ایک حرف کا محفوظ رہنا کتابوں کی دس باتوں سے بہتر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عرب میں کتابت دانی سے آشنا خال خال لوگ تھے جن کا بیشتر حصہ مکے میں تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے غزوہ بدر کے ان قیدیوں کا جو کتابت جانتے تھے، فدیہ دس بچوں کو کتابت سکھانا مقرر کیا۔ اس طرح جلد ہی مدینۃ النبی میں بھی کتابت جاننے والوں کی تعداد کافی ہوگئی

۳۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کی زندگی تئیس برس گزارے۔ آپؐ کے جانثار صحابہؓ کے لئے یہ ناممکن تھا کہ اتنی طویل رفاقت کی ایک ایک بات کو ضبط تحریر میں لاتے۔ اس کی ایک وجہ جیسا کہ پہلے بتایا جاچکا ہے یہ تھی کہ نبوت کی مکی زندگی میں فن کتابت سے آشنا حضرات بہت کم تھے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں کاغذ کی ایجاد نہیں ہوئی تھی۔ لوگ لکھنے کے لئے چمڑے کے ٹکڑوں، کھجور کے پتوں، پتھر کے ٹکڑوں اور ہڈیوں وغیرہ سے مدد لیتے تھے جن کی حفاظت ان کے حجم اور وزن کی وجہ سے بہت مشکل تھی۔

۴ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں صحابہ کرام کو یوں بھی احادیث لکھنے کی ضرورت پیش نہیں آتی تھی۔ چونکہ آپ کو بنفس نفیس ان میں تشریف فرما تھے اگر کسی کو اشکال پیش آتا تو وہ حاضر ہوکر اپنی تشفی کر لیتا لیکن دور دراز کے لوگوں کے لئے البتہ آپ کے فرامین پر مشتمل صحائف و مکتوبات لکھے تھے۔

۵ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ نے ابتدا میں احادیث لکھنے سے منع فرما دیا تھا۔ آپ کا فرمان مبارک مندرجہ ذیل احادیث میں ذکر کیا گیا ہے۔

عن ابی هريرة قال خرج لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نكتب الاحاديث فقال: ماهذا الذى تكتبون؟ قلنا الاحاديث نسمع منك. فقال: أكتاب غير كتاب الله؟ اتدرون ماضل الامم قبلكم الا ان اكتتبوا من الكتاب مع كتاب الله تعالى.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم حدیثیں لکھ رہے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا "یہ تم کیا لکھ رہے ہو؟" ہم نے عرض کیا یہ حدیثیں ہیں جو ہم آپؐ سے سنتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا "کیا اللہ کی کتاب کے علاوہ اور کتاب؟ تمہیں معلوم ہے تم سے پہلی امتوں کو

صرف اسی چیز نے گمراہ کیا کہ انہوں نے اللہ کی کتاب کے ساتھ ساتھ اور بھی کتابیں بنالیں"۔

ممانعت کی وجہ آغاز اسلام میں جب کہ قرآن مجید آہستہ آہستہ نازل ہو رہا تھا۔ آپ ان آیات کا اعلان فرماتے تھے اور ان کی تبیین و توضیح بھی فرماتے۔ صحابہ کرام وہ سب کچھ ایک ہی کاغذ پر لکھ لیا کرتے تھے جو آپ ارشاد فرماتے۔ اس طرح قرآن و حدیث کے خلط ملط ہونے کا اندیشہ تھا۔ جو دینی مقاصد کے لئے سخت نقصان دہ تھا۔ صحابہ کرام کے قرآن و حدیث اکٹھا لکھنے کی تائید حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ کے اس بیان سے بھی ہوتی ہے۔

عن ابی بردۃ ابن ابی موسیٰ قال کتبت عن ابی کتابا۔ فقال لولا ان فیہ کتاب اللہ لاحرقتہ

ترجمہ: ابوبردہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے ایک کتاب نقل کی تھی تو انھوں نے فرمایا اگر اس میں اللہ کی کتاب نہ ہوتی تو میں اسے جلا دیتا۔

جب صحابہ کرام پر قرآن و حدیث کا فرق واضح ہوگیا اور انھوں نے وہ مسودے ضائع کر دیئے جن میں قرآن و حدیث کو باہم یکجا کیا گیا تھا۔ اور آپ کو یقین ہوگیا کہ صحابہ کرام قرآن و حدیث کو ایک ہی مسودے میں خلط ملط نہیں کرتے بلکہ اس سے احتراز کرتے ہیں تو آپ نے صحابہ کرام کو کتابت حدیث کی اجازت دیدی، اور صحابہ کرام نے احادیث کو قلمبند کیا، آپ نے فرمایا:

حدثوا عنی ولا حرج ومن کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار۔

ترجمہ: بے شک مجھ سے حدیثیں روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں، جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔